یوم جمعہ

جلد ۳۵	۲۱ ماہ امان ۱۳۲۶ ھش	۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۶ھ	۲۱ مارچ سنہ ۱۹۴۷ء	نمبر ۶۸

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق تازہ اطلاع

محمود آباد ۱۹ مارچ۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خدا تعالےٰ کے فضل سے اب آرام ہے۔ الحمد للہ۔ حضور سٹیٹ کے معاملات کا معائنہ فرما کر اور ضروری ہدایات دیکر کل بارہ بجے دوپہر احمد آباد روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر کنری ٹھیرے اور دو بجے احمد آباد پہنچکر اراضیات کا معائنہ فرمایا۔ وہاں کے معاملات نپٹا کر بذریعہ کار ساڑھے سات بجے شام محمد آباد پہنچ گئے۔ باقی خدام دو بجے محمد آباد پہنچ گئے تھے۔ حضور افراد خاندان نبوت اور دیگر خدام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت بہت علیل

آزادی کی نعمت

آج کل ہندوستان "آزادی آزادی" کے نعرے سے گونج رہا ہے۔ ہندوستان کی خاک کے ذرے ذرے سے آزادی کا راگ نکل نکل کر فضا کو لرزہ بر انداز کر رہا ہے۔ جس کو سنو بس آزادی کا ہی ایک تذکرہ کر رہا ہوگا۔ شہروں کو چھوڑ دیہات بلکہ صحراؤں میں بھی یہی ایک لفظ ہے۔ جسکی گونج ہر طرف اٹھ رہی ہے۔ یہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ برطانیہ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ جون ۱۹۴۸ء کو وہ ہندوستان کو اپنی زنجیروں سے آزاد کر دیگا۔ اور آئندہ اس سے کوئی تعرض نہیں کریگا۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے دفاع کا ذمہ وار بھی خود ہندوستان ہوگا۔ برطانیہ کو اس سے بھی تعلق نہ ہوگا۔

بے شک آزادی کا خیال نہایت خوشکن اور نشاط انگیز ہے۔ ہندوستانی اس پر جتنی بھی شادمانی کا اظہار کریں بجا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ فطرت نے ہر چیز کے حدود مقرر کر رکھے ہیں۔ انسانی جذبات خواہ رنج کے ہوں۔ یا خوشی کے ان کے بھی حدود مقرر ہیں۔ اور ہم کو جو محسوس ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستانیوں کے جذبات اپنی بلندی کے حدود سے اس طرح اوپر چڑھ گئے ہیں۔ جس طرح کوئی نشہ باز اپنی بساط سے بڑھ کر نشہ کا استعمال کر کے ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اتنا بھی ہوش نہیں رہتا۔ کہ محسوس کرے۔ کہ وہ گندی نالی میں گر پڑا ہے۔ بلکہ اس سے نکل کر گھر جانے کی بجائے گندگی میں اپنے آپ کو خوب [illegible] کرنا شروع کر دے۔ بعینہ یہی حال اس وقت ہندوستانیوں کا خاصکر ہندوستانی لیڈروں کا ہو گیا ہے۔ جس طرح کوئی نادار یہ سنکر کہ لاکھ دو لاکھ کی لاٹری اس کے نام نکل آئی ہے۔ پاگل ہو جاتا ہے۔ یا سانس رک جانے سے مر جاتا ہے۔ آج ہمارے لوگوں کا بھی وہی حال ہو گیا ہے۔ اور ان کو اتنا ہوش نہیں رہا۔ کہ جس آزادی کا وہ اتنی مدت سے انتظار کر رہے تھے۔ اس کا استقبال کس طرح سے کیا جائے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ بجائے اپنا اپنا علاج کرنے کے دوسروں پر الزام لگائے چلے جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی قوم کا بھلا کر رہے ہیں۔ اور نادان اور ناسمجھ عوام ان کے بلند بانگ دعاوی۔ تقریروں بیانوں سے کچھ ایسے مسحور ہو چکے ہیں۔ کہ ان کو اتنی سی سیدھی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ آخر جو آزادی ہم کو ملنے والی ہے۔ وہ سب کے لئے یکساں ہے۔ کسی واحد قوم یا طبقے کا اجارہ نہیں ہے۔ اور نہ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی خاص گروہ ساری کی ساری آزادی اپنے گھر لے جا کر اپنے خویش واقارب اور ہم قوموں کو بانٹ دے۔ اگر واقعی کچھ ملنے والا ہے۔ تو صاف بات ہے۔ کہ ہر ہندوستانی فرد اس میں برابر کا حصہ دار ہے اگر کسی کے الٹے دماغ میں یہ زعم سمایا ہوا ہے۔ کہ وہ ساری آزادی لیکر اپنے گھر والوں کو بانٹ دیگا۔ تو جتنی جلدی ہو سکے [illegible] اپنے دماغ سے یہ زعم نکال دینا چاہئے [illegible] کہ آج وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ ایک قوم دوسری قوموں پر اپنا تسلط قائم کر سکے۔ اور اگر قائم کر بھی لے۔ تو وہ زیادہ دیر تک قائم رہ سکے۔

اس لئے جس کسی کے دل و دماغ پر یہ لغو خیال طاری ہو چکا ہے۔ اور وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو کامیاب سمجھ رہا ہے۔ تو اس کو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ وہ وقت قریب ہے۔ بلکہ آچکا ہے۔ کہ اس کی آنکھوں پر سے غلط فہمیوں کے تمام پردے اٹھ جائیں گے۔ اور اس کے وہم و خیال کی تمام تاریکیاں آفتاب حقیقت کی شعاعوں سے ہزیمت کھا کر فرار ہو جائیگی۔

کوئی واحد گروہ۔ کوئی واحد طبقہ۔ کوئی واحد جماعت خواہ وہ اپنے آپ کو کتنی بھی وسیع اور طاقتور خیال کرتی ہو۔ خواہ اس کو کتنی بھی اکثریت کا سہارا حاصل ہو۔ خواہ اس کے پاس کتنی بھی دولت ہو۔ یہ ناممکن ہے کہ ایسی واحد جماعت ہندوستان میں تنہا تمام سیاہ سفید کی مالک بن سکے۔ کیونکہ اب ہندوستان کا فرد فرد بیدار ہو گیا ہے۔ ہر ایک گروہ ہر ایک جماعت اپنے حقوق محفوظ کرائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان اس سے بہت بڑا ہے۔ جس قدر کہ کوئی بڑی سے بڑی جماعت اپنے آپ کو سمجھتی ہے۔ اس لئے یہاں کسی ایک جماعت کی مرضی نہیں چل سکتی۔ اس لئے جب تک کوئی جماعت ہندوستانی سیاست میں اپنی فوقیت قائم رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اس گتھی میں الجھنیں پڑتی جائیں گی۔

حالانکہ یہ ایک نہایت واضح بات ہے۔ مگر کس قدر افسوس ہے۔ کہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر بھی ناممکن کو ممکن بنانے میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ وہ جماعت جو تحریراً اور تقریراً تو اتفاق و اتحاد کے بڑے بڑے دعاوی پیش کرتی ہے۔ عملاً نہایت فرقہ دارانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی بدقسمتی سے اس میں ایک ہی گروہ کے لیڈر برسر اقتدار ہیں۔ اور اگر دوسری جماعتوں کے لوگ اس میں شامل بھی ہیں۔ تو وہ اپنی جماعتوں کی اکثریت کے علی الرغم اس میں شامل ہیں ان کو اپنی جماعتوں کا بالکل اعتماد حاصل نہیں۔ وہ محض خریدے ہوئے لوگ ہیں۔ اگر ان میں سے بعض سچے دل سے شامل بھی ہیں۔ تو وہ دراصل مختلف جماعتوں کے باہمی سمجھوتے میں روک بنے ہوئے ہیں کچھ مفید ثابت نہیں ہو رہے۔ کیونکہ ہندوستانی جماعتوں کے اختلافات ایسے نہیں ہیں کہ بغیر سمجھوتے کے ان کو طے کیا جا سکے۔ جب تک سنجیدگی۔ اور ایمانداری سے ان اختلافات کو نبیڑا نہ جائیگا۔ ہمیں تو آنے والی آزادی کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ سوا اس کے کہ جس کا کافی مزا بمبئی۔ احمد آباد۔ کلکتہ۔ نواکھلی بہار اور پنجاب وغیرہ میں چکھ چکے ہیں اور چکھ رہے ہیں۔

اس لئے ہم تمام بڑے بڑے لیڈران ملک و قوم کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ایک قوم کی فوقیت کا زعم اپنے دماغوں سے نکال دیں۔ اور چند افراد سے محض دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ دوسری جماعتوں کی اکثریت سے مل کر دیانتداری سے باہمی سمجھوتہ کر لیں۔ تاکہ یہ ہندوستان جنت نشان جو آپ کی فرقہ پرستیوں اور خود غرضیوں کی وجہ سے جہنم زار بنتا جا رہا ہے۔ اس قابل ہو جا[illegible] کہ آزادی کی نعمتوں کو قبول کر سکے۔ اور ان سے مستفیض ہو سکے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر
[illegible] عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۷ء بمقام کراچی

روح کو تسکین کس طرح حاصل ہوتی ہے

کراچی ۱۴ مارچ آج ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر جب حضور باہر تشریف لائے۔ تو ایک بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص نے یہ سوال کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا رستہ بتائیں جس سے روح کو تسکین حاصل ہو جائے۔

حضور نے فرمایا:۔ روح کو تسکین تو اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے جب تک اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک روح بے چین اور مضطرب رہتی ہے جب بچہ روتا ہے تو ماں اسے اپنی چھاتی سے لگا لیتی ہے۔ اور ماں کی چھاتی سے لگنے کی وجہ سے اسے تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی چھاتی سے نہ لگے اس وقت تک اسے تسکین حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب بچہ روتا ہے تو باپ بے شک لے کر اسے چپ کرانے کی کوشش کرے وہ خاموش نہیں ہوتا جب تک ماں اسے اپنی چھاتی سے نہ لگائے۔ اسی طرح جب تک بندے کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا نہیں ہوتا اسے تسکین حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کرنا چاہتا ہے اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ پہلے سچائی کی تلاش کرے کہ سچائی کہاں ہے۔ جب وہ سچائی تک پہنچ جائے گا۔ تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔

پس سب سے پہلے سچائی کی تلاش کرنی چاہئیے۔ بعض لوگ غلط طور پر اس بات کے مدعی ہوتے ہیں کہ ہمارا خدا سے تعلق ہے۔ اور ہمیں اس مذہب کی عبادات میں بہت لطف اور سرور آتا ہے۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ اگر کسی کو پیٹ درد کی تکلیف ہو تو افیون کھلا دینے سے وقتی طور پر آرام آ جائے گا۔ لیکن جب نشہ اترنے لگا پھر پیٹ درد شروع ہو جائے گا۔ یہی حال ان عبادات کا ہے۔ اصل چیز تو اللہ تعالےٰ سے تعلق ہے۔ اور وہ تعلق سچائی کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ آپ سچائی کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ صرف نسخوں سے کام نہیں چلتا (حضور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ لیکن اس کے بعد مجلس عرفان منعقد نہ ہوئی)

کراچی میں مسجد کی ضرورت

مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضور مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ اور جماعت کراچی کو مسجد کے لئے زمین جلدی خریدنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا دس سال سے میں یہی سنتا آ رہا ہوں کہ اگلے سال یہ کام ہو جائے گا۔ یہ جگہ صوبے کا مرکز ہونے کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کوشش کر کے چندہ جمع کیا جائے۔ اور جو کمی رہ جائے وہ پنجاب اور سرحد میں چندے کی تحریک کر کے پوری کی جا سکتی ہے۔ کچھ ہم اپنی سٹیٹوں کی طرف سے بھی چندہ دیں گے۔ اول تو میرا خیال ہے کہ اگر صوبہ سندھ کے لوگ کوشش کریں تو وہ خود اس کام کو کر سکتے ہیں۔ اور اگر نہ ہو سکے تو پھر دوسرے صوبوں سے چندہ لیا جا سکتا ہے۔

دوستوں نے مختلف جگہوں کے نرخ بتائے۔ حضور نے فرمایا۔ جہاں جہاں سستی زمین مل سکتی ہے خرید لی جائے۔ تا آئندہ کو سنٹر قائم کئے جا سکیں۔ اور جب جماعت ترقی کر جائے تو شہر کے مختلف حصوں کے لوگ اپنے اپنے حصہ میں جلسہ وغیرہ کر سکیں۔ اس لئے ہمیں کئی ہال بنانے ہوں گے۔

تحریک جدید کے متعلق ایک سوال کا جواب

فتح محمد صاحب سٹرماں نے عرض کیا کہ ایک آدمی تحریک جدید کے دور اول میں دو تین سال شریک رہا۔ پھر وہ اس کے بعد چندہ نہیں دے سکا۔ کیا اب وہ باقی سالوں کا چندہ ادا کر کے شامل ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ شامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دور اول میں شامل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اکثر سالوں میں شامل ہوا ہو۔ مثلاً نو دس سالوں میں شامل ہوا ہو۔ اور دو تین سالوں میں بعض حالات کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکا تو ایسا شخص دور اول میں شریک ہو سکتا ہے لیکن جس نے اکثر سالوں میں شمولیت نہیں کی وہ دور اول میں شریک نہیں ہو سکتا۔

بیمہ زندگی کیوں ناجائز ہے

محمود احمد صاحب نے عرض کیا کہ لائف انشورنس کے متعلق بہت سے سوال کئے جاتے ہیں کہ اسے اسلام نے کیوں ناجائز قرار دیا ہے حالانکہ اس سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔ کہ کسی چیز کو ایک ہی نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اس کے سارے پہلوؤں پر غور کرنے سے نفع و نقصان کا علم ہو سکتا ہے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ دوسرے مذاہب کی طرح بری چیز کو سرے سے ہی لغو قرار نہیں دیتا بلکہ اس کی خوبیوں کا بھی ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جوئے اور شراب کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ اثمھما اکبر من نفعھما کہ ان کے نقصانات ان کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ ان میں نفع بھی ہیں لیکن اثم زیادہ ہے۔ جب کوئی شخص کہے گا کہ فلاں شخص کو جوئے کی وجہ سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ تو ہم اسے یہ جواب دیں گے۔ ہاں قرآن کریم نے پہلے سے اس کا جواب دیدیا ہے کہ نفع ہے مگر کم ہے۔ نقصان زیادہ ہے۔ یا جب کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص کو شراب نے فائدہ دیا تو ہم کہیں گے ہاں قرآن کریم نے اس کا جواب دیدیا ہے کہ بے شک نفع بھی ہے۔ لیکن نقصان زیادہ ہے۔ ڈاکٹر بیماروں کو شراب پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن بیمار ہوتے کتنے ہیں۔ سو میں سے دو تین فیصدی ہو سکتے ہیں۔ لیکن تمام لوگوں کے لئے جائز کرنا سارے ملک کا بیڑا غرق کرنے کے مترادف ہے۔ یہی حال انشورنس کا ہے میرے پاس ایک دفعہ بھارت انشورنس کا آرگنائزر جو کہ اکنامکس کا ایم۔ اے تھا ملنے کے لئے آیا۔ اور مجھے کہنے لگا کہ آپ جماعت میں اس کے متعلق تحریک کریں کیونکہ یہ بہت نفع مند چیز ہے۔ اگر کوئی احمدی فوت ہو جائے تو بجائے اس کے کہ اس کا خاندان تباہ ہو وہ لوگ انشورنس کی وجہ سے بچ جائیں گے۔ میں نے اسے کہا کہ اگر تو آپ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی مثالیں دے کر اس کو مفید ثابت کرنا ہے تو پھر میں اپنا وقت ضائع کرنے کو تیار نہیں۔ لیکن اگر آپ اصولی طور پر اس چیز کے متعلق ڈسکس کرنا چاہیں تو اس سے آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو جائیگی چنانچہ وہ مان گیا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کے ملک کی کسی دوسرے ملک سے لڑائی ہو رہی ہو تو کیا آپ اس وجہ سے ہتھیار ڈال دیں گے کہ اس میں خاندان تباہ ہوتے ہیں۔ اور جانوں کا نقصان ہوتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ تو میں نے کہا آپ اس لئے جانوں کا نقصان برداشت کریں گے کہ ملک کی آزادی بڑی چیز ہے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انشورنس سے بچنا فاقے مرنے اور خاندانوں کے تباہ ہونے سے بڑا ہے اقتصادی لحاظ سے انشورنس دنیا کے لئے نہایت خطرناک چیز ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو لوگ کیپٹلزم کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف انشورنس کو رائج کر کے کیپٹلزم کے چنگل کو مضبوط کرتے ہیں۔ اگر کیپٹلزم کو مٹانا ہے تو انشورنس کو بھی مٹانا پڑے گا۔ اگر زید کے لئے زندگی کا بیمہ کرانا صحیح ہے تو پھر بکر کے لئے بھی صحیح ہے۔ اسی طرح باقی تمام افراد کے لئے بھی بیمہ کرانا ضروری ہے۔ اگر ایسا ہو جائے اور تمام دنیا بیمہ کرانے لگے تو تمام دنیا کی دولت چند کمپنیوں کے ہاتھوں میں آ جائے گی۔ اور وہ کمپنیاں حکومتوں کو بھی تہ و بالا کر دیں گی۔ اقتصادی لحاظ سے اسی وقت تک یہ چیز اچھی معلوم ہوتی ہے جب تک لوگ ایک دو فیصدی لائف انشور کراتے ہیں۔ جب سو فیصدی یہ چیز ہو جائے گی تو پھر یا تو آپ کو کیپٹلزم کے ہاتھوں غلام بننا پڑے گا۔ اور یا پھر انشورنس کی کمپنیوں کو توڑنا ہوگا۔ مذہبی لحاظ سے میرا مذہب یہ کہتا ہے کہ تو خود غریب کی جان بچانے کی کوشش کر۔ اور اس کو اٹھانے کی کوشش کر۔ جب انشورنس کمپنیاں غریبوں کی خبر گیری کا کام سنبھال لیں۔ تو ہمارے دل میں وہ ارج (urge) کیونکر پیدا ہو سکتی ہے اور اخلاق کی بلندی خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم بھی اس تجارت میں شامل ہو جائیں۔ تو ہمارا مذہب ختم ہو جاتا ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور جماعت احمدیہ

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ لوگ انگریزوں کی وفاداری کیوں کرتے ہیں حضور نے فرمایا:۔ اگر وفاداری سے مراد یہ ہے کہ ہم قانون شکنی کیوں نہیں کرتے۔ تو ہم قانون شکنی کسی حکومت کی بھی جائز نہیں سمجھتے خواہ وہ انگریز ہوں یا جرمن ہوں یا ڈچ ہوں۔ اس لئے انگریزوں کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا یہ اصول ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہم رہتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئیے۔ اور ہر جگہ ہم یہی کرتے ہیں۔ ہم پر یہ اعتراض اسوقت ہو سکتا تھا جبکہ ہم باقی ممالک کے احمدیوں سے یہ کہیں کہ وہ بھی انگریزوں سے وفاداری کریں

(بقیہ صفحہ ۴ پر دیکھیں)

قابل فروخت

قطعات غلہ منڈی و ریلوے روڈ کے خریدار اصحاب

گزشتہ دنوں میری طرف سے غلہ منڈی اور ریلوے روڈ پر چند قابل فروخت قطعات کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قطعات کی بیع کی تصدیق کی جاتی ہے

(۱) ۱۲/۴۲ متصل سٹیشن — اخی المکرم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — بحساب ایک ہزار روپیہ فی مرلہ

(۲) ۱۹ ″ — منشی امام دین عبد الحفیظ صاحبان — بحساب ایک ہزار پچاس روپیہ فی مرلہ

(۳) ۵۷ غلہ منڈی — بابو محمد سعید صاحب پوسٹ ماسٹر — بحساب ساڑھے سات سو روپیہ فی مرلہ

(۴) ۵۹ ″ — شیخ مشتاق احمد صاحب چنیوٹی — بحساب گیارہ سو روپیہ فی مرلہ

ابھی چند قطعات باقی ہیں۔ خواہشمند احباب عزیز مرزا ظفر احمد سے خط وکتابت کریں۔

خاکسار:-
مرزا شریف احمد

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرلیسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت بائیدار سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی بلڈنگ مشینیں اور انگریوئنگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی پرانا بخار پرانی کھانسی دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن بر قان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور:- عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن الٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے

قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز
عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

خوشخبری

ہم نے اپنے دیرینہ کرمفرماؤں کی پیہم خواہشوں پر بجلی کے پنکھوں اور ہالنگ خاص دھات کے دیرپا بُش ڈالنے و دیگر ہر قسم کی مرمت کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے احباب اپنی ضروریات کیلئے خدمت کا موقعہ دینگے۔ انشاء اللہ احباب مثل سابق خدمات کو تسلی بخش پائینگے۔

عبد اللطیف الیکٹریکل سپروائزر (سند یافتہ) پاور اینڈ لائٹ سپلائرز
متصل مسجد مبارک قادیان

سستی عمارتی لکڑی

ہمارے پاس اپنے کام سے فالتو یک صد کے قریب کیل کی پوری ناپ کی دس فٹ لمبی شہتیریاں قابل فروخت موجود ہیں جو بازار کے عام نرخ سے رعایت پر دی جائیں گی ضرورتمند احباب تشریف لا کر خرید سکتے ہیں۔ منیجر جنرل سروس کمپنی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فسادات اور گڑبڑ کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فسادزدہ سٹیشنوں پر ایسی بلٹیوں کا مال جو عرصہ ۴ر مارچ سے ۱۰ر مارچ تک (دونوں تاریخیں شامل ہیں) گاڑیوں سے اتروانے اور ڈلیوری کے لئے مل سکتا تھا۔ اور اٹھوایا نہیں گیا۔ اس پر ان خاص حالات میں ڈیمرج اور وارفیج نہیں لیا جائے گا۔

لیکن ایسے مال پر جس پر یہ کرایہ جات ۴ر مارچ ۱۹۴۷ء سے پہلے واجب الوصول تھے نیز ایسے مال پر جو ۱۰ر مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد ریلوے کے احاطہ میں پڑا رہا ہے ڈیمرج اور وارفیج پورا پورا وصول کیا جائے گا۔

اسلئے پبلک کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بغیر مزید تاخیر کے اپنا مال جو مختلف سٹیشنوں پر ریلوے کے قبضہ میں پڑا ہے۔ اس کو گاڑیوں سے اتروا کے ڈلیوری لینے اور اٹھوانے کا بندوبست کرے۔ جنرل منیجر (کمرشل)

ضروری خبریں

سندھ مسلم لیگ پارٹی کا اہم فیصلہ

کراچی ۱۰ مارچ: سندھ اسمبلی کی لیگ پارٹی کی ایک میٹنگ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں سندھ کا مستقل آئین بنانے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جب تک ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق مسلم لیگ اور کانگرس میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک سندھ مرکزی یونین سے بالکل الگ رہے۔ اور جون ۱۹۴۸ء میں جب اختیارات حکومت ہندوستانیوں کو سونپنے کا مرحلہ آئے تو سندھ ایک آزاد اور خود مختار سٹیٹ ہونے کا اعلان کر دے۔

فسادات پنجاب صوبہ کے اکثر حصوں میں عام طور پر حالات پر قابو پایا جا چکا ہے۔ البتہ متعدد مقامات میں ابھی کشیدگی پائی جاتی ہے ضلع اٹک میں بھی بحالت سدھر گئی ہے۔ لیکن پنڈی گھیب اور تلہ گنگ کے علاقوں میں حالت خطرناک ہے۔ اور لوٹ مار جاری ہے۔ ان علاقوں میں جانی نقصان زیادہ ہوا ہے سرحدی قبائل بھی لوٹ مار میں حصہ لے رہے ہیں۔ لاہور میں منگل کی رات کو چھرا گھونپنے اور آگ لگانے کی دو وارداتیں ہوئیں۔ ملتان میں بھی ایک جگہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام کی غرض سے گورنر پنجاب نے ایک نیا قانون نافذ کر دیا ہے جس کی رو سے فساد زدہ علاقہ میں قتل کی کوشش کرنے ڈاکہ ڈالنے۔ آگ لگانے اور اغوا کرنے کے جرم میں موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

کلکتہ ۸ مارچ۔ بنگال اسمبلی میں مسٹر محمد علی وزیر خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر بنگال مرکزی حکومت اور انگلستان سے تعلقات منقطع کرے۔ تو وہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ ایشیا کا متمول ترین ملک بن سکتا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم مرکزی یا بیرونی کسی قسم کی حکومت بھی بنگال پر مسلط نہ ہونے دیں گے۔

لاہور ۱۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ملک سر خضر حیات خان لاہور آرہے ہیں۔ آپ گورنر پنجاب اور صوبہ کے متعدد لیڈروں سے ملاقات کرینگے۔ نواب مظفر علی قزلباش مسلم لیگی لیڈروں سے طویل گفت و شنید کر چکے ہیں مسٹر قزلباش نے اس سلسلے میں مسٹر جناح کو بھی ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲: ہم تو انہیں یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں کی فرمانبرداری کریں جو شخص ایسا سوال کرتا ہے۔ اُس سے پہلے یہ اقرار کرانا چاہیئے کہ یا تو اسے ہمارے اصول کا علم نہیں اور یا وہ جھوٹ بولتا ہے اب تو گاندھی جی اور نہرو جی بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ حکومت کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے گویا اُن کے نزدیک اپنی حکومت کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ اور دوسری حکومتوں کی فرمانبرداری ضروری نہیں۔ لیکن جب لوگوں میں قانون شکنی کی عادت پیدا ہو جائے۔ تو وہ کسی حکومت کا لحاظ نہیں کیا کرتے۔

غلامی کی حقیقت ایک دوست نے عرض کیا۔ جب کہ انگریزوں نے مسلمانوں کو غلام بنا رکھا ہے تو کیا ان کی قانون شکنی جائز ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ مسلمان غلام تو نہیں ہیں غلامی تو ذہنیت سے تعلق رکھتی ہے۔ یہاں مسلمانوں پر کوئی مذہبی پابندی نہیں ہے۔ اور مذہب میں کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کی جاتی۔ قانون کی پابندی تو ہر جگہ کرنی پڑتی ہے۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں انسان جو چاہے کر سکے۔ غلامی کس چیز کا نام ہے۔ غلامی یہ ہے۔ کہ ان کو ان کے عقیدہ کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا جائے۔ پولیٹیکل اختلاف تو ہر جگہ موجود ہیں۔ کنزرویٹو اور لیبر پارٹی میں بھی اختلاف ہے تو کیا ہم یہ سمجھیں کہ برطانیہ غلام ہے۔ یا اب اگر ہندوستان کو آزادی مل جائے۔ تو اس میں کانگرس اور مسلم لیگ کے اختلاف کی وجہ سے ہم یہ کہیں گے۔ کہ ہندوستان آزاد نہیں ہے۔ وہ کامل غلامی جو کہ پہلے وقتوں میں تھی وہ تو آج کل کسی جگہ موجود نہیں۔ دوسری ذہنی غلامی ہے۔ اور وہ ہمیں نظر نہیں آتی۔ کیونکہ کسی مسلمان کو اس کے عقیدہ کے خلاف کام کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ اگر اختلاف رائے کا نام غلامی ہے۔ تو وہ ہر جگہ موجود ہے۔

جہاد اور سیاسی لڑائیوں میں فرق

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ مسلمانوں کے جہاد اور سیاسی لڑائی میں کیا فرق ہے حضور نے فرمایا۔ جہاد تو اس لڑائی کو کہیں گے۔ جبکہ کوئی قوم جبر کے ساتھ دوسری قوم کا مذہب بدلنا چاہتی ہے۔ اور بچاؤ کے طور پر اس سے جو لڑائی کی جائے گی۔ وہ جہاد کہلائے گا۔ اور جس لڑائی میں یہ شرط نہ ہوگی۔ وہ جہاد نہیں ہوگا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا تار وزیر اعظم سرحد کے نام

محمود آباد ۹ مارچ: پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بعض اخبارات میں ایک ایسی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں سرحد کے موجودہ فسادات کی ذمہ داری بعض احمدیوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ قادیان نے ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد کو مندرجہ ذیل برقیہ ارسال فرمایا: سٹیٹسمین میں یہ پڑھکر حیرت ہوئی۔ کہ آپ نے فسادات کا ذمہ دار احمدیوں کو ٹھہرایا ہے کیا براہ مہربانی آپ ان احمدیوں کے نام سے مطلع فرمائیں گے۔ جو قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر ان کے خلاف یہ الزام ثابت ہو گیا۔ تو میں آپ سے بڑھ کر ان کے خلاف تعزیری کارروائی کروں گا۔

تحریک جدید کا تبلیغی پروگرام

خدائی ارادوں کے ماتحت تحریک جدید کا تبلیغی پروگرام وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری فوج کے وہ مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم میں شامل ہیں۔ ان کی ذمہ داری زیادہ سے زیادہ تر ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ غیر ممالک میں جانے والے مبلغین کے اخراجات کا بوجھ ان کے کندھوں پر ہے۔ پس پانچ ہزاری فوج کے مجاہد اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اپنے ان وعدوں کو جو انہوں نے اپنی خوشی اور مرضی سے مرکز کے نمائندہ کے ہاتھ پر کئے ہیں۔ انہیں ۳۱ مارچ تک سو فی صدی مرکز میں اس لئے داخل فرمائیں کہ اپنے ذاتی کاموں سے دینی کاموں کو زیادہ سے بڑھ کر اہمیت دینا آپ کا عہد ہے۔ پس آپ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فی صدی مرکز میں داخل فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کی اطلاع

۱۔ بہت سی جماعتوں نے ابھی تک مجلس مشاورت کے لئے اپنے نمائندگان کی اطلاع نہیں دی۔ واضح رہے کہ ہر جماعت سے یہ اطلاع زیادہ سے زیادہ ۲۸ مارچ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔

۲۔ انتخاب کے باقاعدہ اجلاس عام میں اور متفقہ یا کثرت رائے سے ایسی صورت ہو عمل میں آنے کی تصدیق امیر یا پریزیڈنٹ جماعت کی طرف سے اور نمائندگان منتخب کے کسی چندہ میں بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے ساتھ ہونی ضروری ہے ورنہ ٹکٹ نمائندگی جاری نہیں ہو سکے گا۔

(سیکرٹری مشاورت)

لجنات اماء اللہ آراء بھجوائیں

مجلس مشاورت میں جو امور اظہار رائے کے لئے پیش ہونے والے ہیں۔ ان کے متعلق لجنات اماء اللہ کی رائے بھی حاصل کی جاتی ہیں جو باقاعدہ اجلاس مجلس مشاورت میں متعلقہ امور زیر غور آنے پر پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اس لئے جملہ لجنات اماء اللہ سے گذارش ہے کہ وہ امور مندرجہ ایجنڈا مشاورت کے بارہ میں اپنی آراء تحریری بھجوا کر ممنون فرمائیں ایجنڈا جیسے کہ جملہ جماعتوں کو بھجوایا گیا ہے لجنات کو بھجوایا جا رہا ہے۔ (سیکرٹری مشاورت)